نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۱۶- اگست ۱۹۱۲ء	نمبر ۳۳

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ۱؍

اُردو کی دوسری کتاب ...... ۲؍

اُردو کی تیسری کتاب ...... ۳؍

اُردو کی چوتھی کتاب ...... ۴؍

رومن اُردو کی پہلی کتاب ...... ۲؍

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؍

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۱؍

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵؍ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۱؍۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۲؍
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۲؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲؍	۵؍	۸؍
چوتھائی کالم	۵؍	۸؍	۱۲؍
نصف کالم	۸؍	۱۲؍	۲۰؍
پورا کالم	۱۲؍	۲۰؍	۳۰؍
پورا صفحہ	۳۰؍	۵۰؍	۸۰؍

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحداز کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم | مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عا - فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لیئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۶ - اگست ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

مسٹر مبیج وائسرائے کی کونسل میں ایک ایکٹ پاس کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یورپ سے عورتوں کو لانے کی ممانعت ہو جاوے گی جن عورتوں کو فی الحال بڑے شہروں وغیرہ میں بُری زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔

اطالین اور ترکی لوگوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اُن کے بیانات میں بہت فرق ہوتے ہیں۔ اور اکثر ہم لوگوں کو جو خبریں ملتی ہیں وہ صرف اطالین لوگوں کی طرف سے آتی ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو خبریں ترکستان کی طرف سے آتی ہیں۔ اور یہ اکثر اطالین لوگوں کے برخلاف ہوتی ہیں۔

ہندوستان کے وزیر لارڈ کریو کے روبرو مسٹر برٹش رابرٹ نے ایک ٹیمپرنس ڈیپوٹیشن لیجا کر بیان کیا کہ ہندوستان میں شراب کی آمدنی گورنمنٹ کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے بڑھتی ہوئی شراب خوری کے گھٹانے کیلئے چاہئے کہ ایکسائیز کو نیلام نہ کیا جاوے اور کمیٹی مقرر کیجاوے جو گورنمنٹ کو صلاح دیوے۔

برہما میں دس برس کے اندر چینیوں کی آبادی دگنی ہو گئی ہے اور اب سوا لاکھ کے قریب چینی لوگ برہما میں ہیں۔ کیونکہ اکثر چینیوں نے برہما کی عورتوں سے شادی کی ہیں۔ اور ان سے جو اولاد ہوتی ہے۔ ان میں سے لڑکے چینی شمار ہوتے ہیں اور لڑکیاں برہمی گنی جاتی ہیں۔

مدراس کی گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ اسی ہزار روپے کی سالانہ امداد اسکولوں کی مد میں کل صرف کیجاوے۔

ترکستان کی گورنمنٹ نے ایک بل پاس کیا ہے جس میں عیسائیوں کے واسطے مجبوراً فوجی ملازمت ۲۰ برس کی عمر سے ۴۵ برس تک کرنی پڑیگی۔

جی - آئی پی - ریلوے کی نسبت خبر آئی ہے - کہ لانولے کے قریب ریل کی لائین بارش سے بگڑ گئی تھی اور دور دور تک ریل کا آنا جانا بند رہا۔

اودھ اور روہیلکھنڈ ریلوے میں منظور ہوا ہے کہ دو ڈیوڑھی سیلون گاڑیاں تیار کریں کہ سیاح لوگ استعمال کرینگے اور اس کے علاوہ تین سو اور مال گاڑیاں اور دس دوسری گاڑیاں جن میں تیسرا درجہ اور ڈیوڑھا درجہ بنا ہو گا۔

ترکستان سے خبر آئی ہے کہ نئے وزیر اعظم توفیق پاشا نے وزارت چھوڑ دی ہے۔ اور اب کیمل پاشا مقرر ہوئے ہیں جن کے لئے فوجی لوگوں نے زور دیا تھا۔

کاشتانہ کے حادثہ کے سبب مشہور ہے کہ ترکی فوج اور پولیس نے دو روز تک بلغارین کا کشت وخون کیا۔

اس پر وزیر اعظم بلغاریہ نے اپنے سفیر دربار قسطنطنیہ کو فہمائش کی ترکی سے معاوضہ طلب کریں۔

مطالبہ میں یہ بھی ہے کہ قتل عام کی تحقیق کی جائے اور مجرموں کو سزا دیجائے۔ ورنہ خرابی ہو گی۔

ترکی نے مانٹی نگرو سے شکایت کی کہ سرحد پر ترکوں سے لڑائی کی گئی۔ ان پر حملہ کیا یہ ناقابل برداشت ہے۔

مانٹی نگرو کا جواب پیش کرتا ہے۔ بزور دعوے کیا گیا ہے کہ زیادتی محض ترکوں کی تھی۔ اٹے چور۔

مانٹی نگرو کی فوج اپنی حدود کے اندر تھی۔ ترکوں کی تواشتعیہ چہپا ہوا مذہبی دستہ اور بدمعزگی ہے۔

بمقام کاشانہ کے حادثہ کے سبب پر قتل عام کیا گیا۔ یہ خبر انجیئنز دیوخان میں بھی اُڑائی گئی۔

کہتے ہیں سات گھنٹہ قتل عام رہا۔ پچاس عیسائی قتل کئے گئے دو سو سے زیادہ مجروح اور نیم بسمل تھے۔ توبہ

ایران کی خبر ہے کہ سڑک شیراز پر گورنمنٹ ایران کی فوج جندرمری نے شکست کھائی دو سویڈش افسر تھے۔

پڑاؤ دریگمیاں کے متصل صولت الدولہ کی راہزن سپاہ نے مقابلہ کیا۔ ایرانی فوج دو سو تھی۔

ایرانی فوج کے ساتھ ایک کوہی توپ بھی تھی صولت الدولہ ایک ناکہ کے ٹیلہ پر قابض تھا کامیاب رہا۔

مقابلہ کارزار میں ایک سویڈش افسر بھی مجروح تھا اور فوج جندرمری کے قریب دو درجن مقتول اور مجروح۔

سرکاری فوج بے سر و سامانی سے بھاگ گئی۔ کوہی توپ اور بہت سی رفلیں صولت نے چھین لیں۔

اخبار کی بہار

ہندوستان میں ہوائی جہاز فوجی کام کے لئے جلد آنے والے ہیں۔ اور اب فوجوں کے ساتھ یہ ہمیشہ استعمال ہونگے۔

گورے سال ڈہاکہ سے ایک ڈاکہ زنی کی خبر آئی ہے جس میں بہت سے نوجوان بنگالی لوگوں نے بیس ہزار روپے لوٹے اور بندوقیں اور طمانچے چلائے۔

مقتول خان بہادر شمس العالم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پس ماندگان کی امداد کے لئے ضلع مرشد آباد میں مواضع چاند پور۔ بدھرا۔ ستناکمی متھرا اور بیطبور۔ جاگیر عطا فرمائے ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی ۵۲۷۳ روپیہ ہے۔ یہ امداد علاوہ اس نقد رقم کے ہے جو ورثا کو پہلے دی جا چکی ہے۔ بیوہ اور اس کے فرزند کلاں کی زندگی تک اس جائیداد کی کل آمدنی معاف ہوگی۔ مگر ان کے ورثا سے نصف اور اس سے بعد کی نسل سے پوری مالگذاری لی جائیگی۔

سر چارلس سٹوارٹ ولسن آنریبل مسٹر ڈبلیو میکسول۔ اور مسٹر آر میریڈتھ بنگلور میں محکمہ تار اور ڈاک کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

مہاراجہ دربہنگہ نے ایک نئی قسم کی جنتری تیار کرائی ہے جس میں ہزار سال تک ہر ایک تاریخ معلوم ہوسکیگی۔

حضور نظام فرمانروائے حیدر آباد کے پاس ایک بیش بہا ہیرا ہے جسکو اپنے خزانہ کے بجائے بنک بنگال میں رکھ چھوڑا ہے اس ہیرے کا نام گانیگو اسٹار آف دی سوتھ ہے۔

ہوڑہ سٹیشن پر انٹر کلاس گاڑی میں ایک ایکماہ کی لڑکی پڑی ہوئی ملی۔ اس کے پاس ہی سے ایک گمنام چٹھی بنگالی زبان میں دستیاب ہوئی۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ جس کو یہ لڑکی ملے وہ بجائے خدا اس کی پرورش کرے۔

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کا ارادہ ہے کہ حضور وائسرائے کی خدمت میں پنشنوں کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کرنیکی درخواست کرے۔

ریاست بیدر میں فرنچ چاک دکھریا کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔ یہ کان ایک میل طویل اور بیس فٹ عرض میں ہے۔ اور دو سو فٹ عمیق ہے۔ اور ۱۵ لاکھ من چاک اس میں سے برآمد ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ جس کو درست کرنے کے بعد سلیٹ اور بورڈ وغیرہ اس سے بہت عمدہ بنایا جاسکیگا۔

فرانسیسی علاقہ بمبئی میں ایک سخت ڈاکہ زنی ہوئی۔ ڈاکوؤں نے مالک مکان کی آنکھیں اس لئے نکال ڈالیں کہ اُس نے بھید بتلانے سے انکار کیا تھا۔ پھر بھی یہ لوگ پندرہ سو روپیہ کا مال لیگئے ہیں۔

الہ آباد میور سنٹرل کالج میں ایک انڈین کرسچن پروفیسر مقرر ہوا ہے۔

جس مسلمان نے انڈین کرسچن پر کلکتہ میں حملہ کیا تھا۔ وہ پہلے ہندو تھا۔ پھر عیسائی ہوا۔ اور اب مسلمان ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک ساڑھے بہتر لاکھ جانیں پلیگ سے ضائع ہوئیں۔

کسولی میں جو پاگل کتے کے کاٹے ۲۲۶۸ مریض سنہ ۱۹۱۱ء میں پہونچے اُن میں صرف ۲۴ ہندوستانی اور ایک یورپین فوت ہوا یعنی دو سو میں ایک جان تلف ہوئی۔

مسٹر گوکھلے نے لندن میں سپیچ دی اور کہا کہ اُن کو ہندوستان کی نسبت بہت امید ہے اور حالانکہ گورنمنٹ آف انڈیا کی ڈسپیچ میں ہر صوبے کے لئے آزاد ہونے کی امید نہیں تاہم اُن کی کوشش یہی ہوگی اور اُس کے علاوہ کل لوگوں کو تعلیم دینے کی کوشش ہوگی۔

جاپان اور روس کے درمیان جو عہد و پیمان ہوئے ہیں ان میں یہ بھی درج ہے کہ اگر ان دونوں ملکوں پر کوئی دشمن حملہ کرے تو منگولیا۔ اور منچوریا کے بچانے میں دونوں سلطنتیں مدد دیں۔

پنجاب گورنمنٹ حکم جاری کرنے والی ہے کہ بدمعاش لوگ جو مجرم ہوویں کہ دے ملکی فوج کی سپردگی میں کر دیئے جاویں۔ اور نوجوانوں کو بالکل جیلخانوں میں نہ لایا جاوے۔

ستمبر مہینے میں وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر دادابھائی ایک بل پیش کرینگے۔ جس سے اُمید ہے کہ ہندو مندروں کیلئے نوجوان لڑکیوں کا مخصوص کرنا بند کیا جاویگا۔

برہما میں ایک سوداگر کو ۱۵۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہ بندوقیں پر تجارت کیلئے منگوا تے تھے۔

بمبئی میں پانچسو کا انعام اُس کو دینگے جو خوراک اس کے نقائص پر بہترین جواب مضمون بھیجینگے۔

ملک سندھ میں ابتدائی تعلیم کے وظائف کی سکیم کی منظوری ہیگئی۔ ۶۰ ہزار کا سرمایہ مہیا ہے۔

ہر وظیفہ بیس یا پچیس روپیہ ماہوار۔ حضور میر صاحب کی خاص فیاضی ہے۔

کلکتہ بنگال کاٹن مل اور بیرد گلی جوٹ مل کے مزدوروں نے کام بند کیا۔ پولیس نے دخل دیا۔

کاٹن مل میں حکم تھا کہ بغیر رخصت کے جو غیر حاضر ہوگا۔ اُسکی ڈبل تنخواہ کاٹی جاویگی۔

جوٹ مل کے ایک لڑکے کو اسسٹنٹ نے ڈانٹا تھا۔ اس پر سب بگڑ گئے۔ لیکن نقصان سے روکے گئے۔

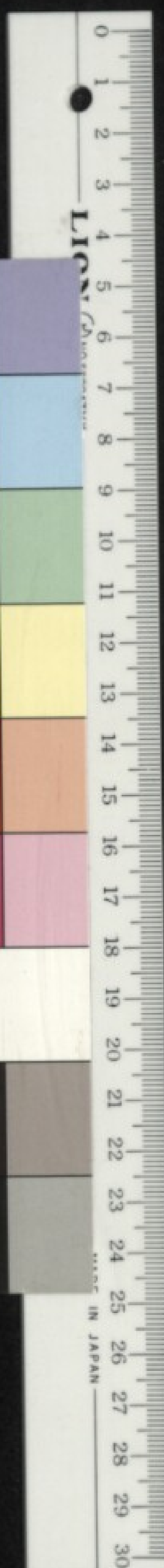
کلکتہ میں عیسائی واعظوں کے خلاف فساد کا جوش پھیلانیوالا مولوی پکڑا گیا۔ ۴۰ سالہ

پچھلے سال انکم ٹیکس پنجاب میں ۱۹ لاکھ گیارہ ہزار سو روپیہ وصول ہوا بیشی ۹۰ ہزار ہے۔

احاطہ مدراس میں دریائے کسٹنا کی عظیم طغیانی سے دونوں کناروں کے بہت سے گاؤں غرق ہوگئے۔

پشاور میں تین درجن مسلمان دیہاتیوں پر بلوہ و قتل کا مقدمہ تھا سات سزایاب باقی معاف۔

امان اللہ کو حبس دوام دریائے شور حیدر کو ۱۰ سال قید سخت پانچ کو سات سات سال قید ہوئی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر

نہ ہی دنیا میں بہت سے مذاہب نے اپنا عملدرآمد کر دیا ہے اور اسلئے نجات اور ہلاکت کے طریقے مختلف بیان کئے جاتے ہیں۔ اگر سب کا ذکر کرنا ہو تو تمام مذاہب کے اصول پر بحث کرنی پڑیگی۔ اور تمام مذاہب کی کتابوں کی چھان بین کرنی ہوگی۔ اور یہ کام کچھ آسان کام نہیں ہے۔ لیکن چونکہ ہمارا کام صرف دین عیسوی کی منادی اور اشاعت کا ہے اسلئے ہم دیگر تمام مذہب کے جھگڑوں کو چھوڑ کر صرف ان طریقوں کا ذکر کرینگے جو بائبل مقدس میں مرقوم ہوئے ہیں اس لئے ناظرین سے عرض ہے کہ بنظر انصاف اور غور سے اس ضروری مضمون کو پڑھیں اور نجات کے بڑے ضروری مطلب کو یونہی اور سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔ کیونکہ اس پر زندگی کے تمام فوائد منحصر ہیں۔ جو اگر کسی طرح سے نہ حاصل ہوئے تو نجات سے محروم رہنا پڑیگا۔ اور نجات کے عوض میں ہلاکت کا خوفناک نظارہ رونما ہوگا۔ جسکے لئے ہمیشہ تک پچھتانا پڑیگا اور دست حسرت ملتے ہوئے دوزخ میں جانا ہوگا۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۹

سادہ سادہ نئے نئے فیشن۔ ہمارا زمانہ فیشنیبل زمانہ ہے جدھر دیکھو نئے نئے فیشن نظر آتے ہیں۔ نئی طرز پوشاک کی نئی صورت۔ سب انگریزی اور قسم قسم کے سامان عیش کی چاروں طرف ہم کو خوش کرتی ہے۔ اگر اسکا مقابلہ گزشتہ ۵۰ سال ہی سے کرو تو بے ساختہ کہنا پڑیگا کہ آسمان اور زمین کا فرق ہوگیا ہے سب کچھ بدلگیا ہے۔ بلکہ کچھ کا کچھ ہوگیا ہے کہاں ہمارے ملک کے سیدھے سادے کپڑے اور کہاں آجکل کے خوبصورت نکٹائی اور بوٹ اور سوٹ۔ اور نہ صرف آدمیوں ہی نے اپنے کپڑوں کو بدل ڈالا ہے بلکہ عورتوں نے بھی اپنی پوشاک جو نہایت عمدہ اور سادی تھی چھوڑ کر کچھ اور ہی فیشن اختیار کیا ہے جو نہ دیسی ہے اور نہ انگریزی ہے بلکہ کچھ اور ہی علیحدہ طرز نکل آئی ہے حتی کہ گاؤں کی عورتیں بھی اپنے کپڑوں کو بدلکر اسی نمونے کو اختیار کرنے لگ پڑی ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک جگہ میں کچھ نیا ہی رنگ نظر آرہا ہے۔ اگر گذشتہ زمانہ کا کوئی شخص بکمال مردوں میں سے اٹھکر ہمارے ملک میں آئے تو وہ اسقدر بہت کچھ تبدیلی دیکھکر حیران ہوگا کہ کیا کچھ ہوگیا ہے اور ملک بالکل بدلگیا ہے۔ اور کیوں نہ ہو زمانہ کا انقلاب بہت کچھ کر دکھاتا ہے حکومت یورپ والوں کی کچھ تھوڑی یا چھوٹی بات نہیں ہے کیونکہ اثر سلطنت کے ساتھ فیشن کا نہ ہو۔ پنجابی مثل مشہور ہے جتھا رجّ تھا پچھیا یہ تبدیلیاں ضروری تھیں اور ابھی چند سالوں تک دیکھنا کہ کیا کچھ ہوجائیگا یہ زمانہ ترقی کا زمانہ ہے۔ سب باتوں میں تبدیلی ہونی ضروری ہے پر مناسب یہ ہے کہ جو دیرینہ عمدہ باتیں ہیں ان کو بالکل چھوڑ دینا اچھا نہیں ہے۔ اُن کو رکھتے ہوئے دوسری عمدہ باتوں اور فیشنوں کو اختیار کرنا عقلمندی ہے۔

شہنشاہ جاپان کا انتقال تمام دنیا میں افسوس سے سنا گیا ہے۔ اس بادشاہ نے اپنی دانائی اور تدبیر کی وجہ سے وہ نام حاصل کیا ہے کہ شاید ہی کسی شہنشاہ کو نصیب ہوا ہو کیا بلحاظ تجربہ کے اور کیا بلحاظ انتظام سلطنت کے جس کی مثالیں تواریخ میں پائی جاتی ہیں۔ ایک ہمعصر ذیل کا بیان اس مشہور شہنشاہ کی نسبت یوں درج اخبار کرتا ہے۔ جو بالکل درست ہے۔

جاپان سے یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے کہ شہنشاہ میکاڈو جاپان نے ایک ہفتہ کی سخت علالت کے بعد ۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء کو چند گھنٹہ بیہوش رہکر وفات پائی۔ روئٹر کے تار کچھ حال اس متفقہ غم والم کا ظاہر کرتے ہیں جو علالت اور وفات کے وقت شہنشاہ میکاڈو پر اُن کی وفادار رعایا نے ظاہر کیا ہے۔ اس غم والم میں تمام مہذب دنیا خاصکر ہر ایک حصہ بر اعظم ایشیا اور اہل جاپان سے ہمدردی کرے گا۔ میکاڈو کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ نہ تھی۔ ۳ نومبر ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اگر ذیابیطس کی مہلک بیماری میں مبتلا نہ ہوتے تو یقین تھا کہ وہ صرف چالیس ہی سال جاپان پر حکومت نہ کرتے۔ بلکہ جاپان کی ترقی کو اور بھی اعلے منزلت پر پہنچا کر عنان حکومت اپنے ہاتھ سے دیتے شہنشاہ کا نام مشتو ہتو تھا۔ آپ جاپان کے صرف شہنشاہ ہی نہ تھے۔ بلکہ جاپان کے بنانے والے تھے جس وقت آپ سولہ سال کی عمر میں تخت پر بیٹھے تھے تو تمام ملک میں طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ مگر ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۱ء کے درمیان کا زمانہ تربیت کا زمانہ تھا مگر جب سے آپ نے ہوش سنبھالا یہی فکر رہی کہ اپنے ملک کو اعلیٰ درجہ کی ترقی دیجائے اور اس کے باشندگان اعلیٰ درجہ کے خوشحال بنائے جاویں۔ چنانچہ پچیس سال کے اندر تمام سلطنت کی کایا پلٹ ہوگئی بجائے شخصی سلطنت کے جمہوری سلطنت قایم ہوگئی۔ ذمہ دار وزارت قایم کی گئی۔ پرانے دقیانوسی خیالات مٹا کر نئے خیالات کی روشنی میں سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی۔ ہر شعبہ حکومت میں خود شہنشاہ نے حصہ لیا۔ جنگ کے وقت وہ اپنی فوج کے سپہ سالار تھے امن کے وقت اپنے مشیروں کے رہنما۔ اور خود اعلیٰ درجہ کے مدبر تھے سلطنت کے کاروبار میں کوئی ایسا شعبہ نہ تھا جس میں انھوں نے عظیم تغیرات نہ پیدا کر دیئے ہوں نتیجہ یہ ہوا کہ جاپان گمنامی سے نکلکر اعلیٰ منزلت پر پہنچا اور ایسی منزل پر کہ اس وقت تمام دنیا کی مہذب قومیں اُس کا سکہ مانے ہوئے ہیں اور جاپان نے صرف اپنا ہی وقار نہیں بڑھایا۔ بلکہ تمام ایشیائی قوموں کا وقار زیادہ کر دیا اور ایک بار یہ دعوے غلط ثابت کر دیا کہ ایشیائی اقوام

مغربی طریقہ پر ترقی نہیں کر سکتی ہیں۔ شہنشاہ جاپان کے کئی لڑکیاں ہیں اور صرف ایک ہی لڑکا ہے جس کا نام یوشی ہٹو ہے۔ یہ ۳۱ اگست ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۰ء میں شادی ہوئی۔ آپ کے دو لڑکے ہیں بڑے لڑکے کی عمر گیارہ سال کی ہے۔ آپ نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی شہنشاہ مرحوم کے قدم بقدم چلینگے۔ اور جو عظمت اس وقت تمام جاپان نے دنیا میں حاصل کی ہے۔ اس کو قائم اور برقرار رکھینگے۔

گورنمنٹ انگلشیہ نے کمسن قیدیوں کو پنجاب میں مکتی فوج کے حوالہ کرنے کی عمدہ تجویز منظور کر لی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر دوسری انجمنیں مطلب ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کی انجمنیں اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کی درخواست کریں تو سرکار اُن درخواستوں پر توجہ کریگی۔ اس تجویز میں سرکار نے ایسے قیدیوں کو خاص خاص رعائتیں تجویز فرمائی ہیں۔

اول۔ اُن کی قید میعاد میں خاص رعایت ٹھہرائی گئی ہے جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

چار ماہ میں دو ماہ کی رعایت۔ بارہ ماہ میں تین مہینے کی رعایت دو سال تک میں چار مہینے کی رعایت اور دو سال سے زیادہ میں چھ ماہ کی رعایت ملیگی۔

دوم۔ ان سے آٹھ گھنٹہ سے زیادہ کام نہیں لیا جاویگا۔ جس کے عوض میں چار آنہ روزانہ کے حساب سے مزدوری دیکر کھانے کپڑے کے خرچ سے جو کچھ بچیگا وہ قیدی کو ملیگا۔

سوم۔ مہتمم بستی کی منظوری سے قیدی رشتہ داروں سے بھی مل سکیگا۔ اگرچہ مکتی فوج نے اس بڑے کام کی تکلیف کو صرف رفاہ عام اور نیک کام کے لئے اپنے اوپر گوارا کیا ہے جس سے کمسن قیدیوں کی بُری عادتوں کی اصلاح مراد ہے۔ پر افسوس ہے کہ ہمارے بعض معاصرین اس پر غلط حاشیہ چڑھا کر لکھتے ہیں کہ مکتی فوج نے یہ سب کچھ ان کمسن قیدیوں کو عیسائی بنانے کے لئے تجویزیں کی ہیں جو بالکل غلط خیال ہے۔ اور اگر مکتی فوج کی طرح وہ بھی کچھ تکلیف اُٹھانا گوارا کریں تو کیا ویسا ہی انتظام اُن کے ہاتھ میں سرکار دینے کو تیار نہیں ہے۔ تو پھر ایسے مذہبی رنگ کے حاشیے چڑھانے کیا معنے رکھتے ہیں؟

ہمعصر اخبار رہبر الہ آباد مطبوعہ ۹ جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ سات کالم نمبر ۲ میں ایک نوٹ میں ذیل کا فقرہ درج کرتے ہیں "ہمارے عیسائی بھائی تو جو کچھ کریں بجا ہے۔ وجہ یہ کہ گورنمنٹ عالیہ کسی نہ کسی شکل میں ان کی سرپرستی کئے جا رہی ہو"۔ ہمعصر موصوف نے کلکتہ کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مذہبی جھگڑے میں مار پیٹ ہونے کا ذکر کیا ہے جس میں مسلمانوں نے تین عیسائی منادوں کو مارا اور تین سو آدمیوں نے ان تین واعظوں پر حملہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے متعلق یہ فقرہ لکھتے وقت اپنی خام خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ اظہر من الشمس ہے کہ ہماری گورنمنٹ انگلشیہ کسی طرح بھی عیسائیوں کیساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرتی ہے۔ ہر ایک بات میں عیسائیوں سے بڑھ چڑھ کر تمام دیگر اقوام ہندو مسلمان اور سکھ وغیرہ وغیرہ خاص خاص رعائتیں اپنی اپنی قوموں کے لئے حاصل کر رہے ہیں اور عیسائیوں کی اب تک کوئی قوم ہی شمار میں نہیں آتی اور نہ عیسائیوں نے کوئی مطالبہ کسی قسم کا کیا ہے۔ حالانکہ تمام دیگر قومیں اپنے حق حقوق پر یکجہ ہو کر طرح طرح کے حق حاصل کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ چاہیں کریں بجا ہے" ہندو اور مسلمانوں کے حق میں بجا ٹھہرتا ہے یا عیسائیوں کے حق میں؟ ایڈیٹر صاحب انصاف سے لکھیں

چین کی مسیحی کلیسیا۔ ۸ مئی گزشتہ شہر پکن۔ دار الخلافت چین میں دو ہزار مسیحیوں نے جلسہ کیا۔ اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ پکن کے سارے پروٹسٹنٹ کلیسیا میں ایک ہی جماعت یعنی ایک ہی کلیسیا بنائی جاویں۔ اس کے متعلق اُنہوں نے ذیل کی رزیں منظور کیں۔ جو فی الحال اُن کے لئے قوانین ٹھہریں

اوّل۔ نام۔ پکین کا پکین کی چینی مسیحی کلیسیا۔

دوم۔ مقصد۔ انجیل کی بشارت دینا جیسا کہ خدا کے کلام میں ظاہر ہے

سوم۔ عقائد نامہ۔ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کی انجیلی تثلیث فی التوحید عقائد

چہارم۔ صورت تعلیم۔ یہ کہ چینی مسیحی اپنی ذمہ واری محسوس کریں اور بغیر کسی فریق یا قوم کے لحاظ کے خدمت کریں۔

پنجم۔ حکومت۔ جہاں تک ہو سکے۔ خدا کے پاک کلام کی تعلیم کی ہدایت کے مطابق حال کی حکومت جو پکین کی کلیسیاؤں میں رائج ہے۔ قائم رکھی جاوے۔

ششم۔ اخراجات کا انتظام۔ کلیسیا کے ممبروں کے چندوں اور غیر دوستوں کی فیاضی پر بھروسہ کر کے روپے جمع کریں۔

ہفتم۔ مشن کا کام۔ ہر ایک قسم کے مشنری کام میں اپنے ملک میں اور غیر ممالک میں حصہ لیں۔

ہشتم۔ کام۔ (۱) تعلیم پھیلانا (۲) خیرات (۳) تمدنی اصلاحات (۴) کلیسیا کے خاص کام۔

نہم۔ ممبر کا درجہ ذیل کے۔ (۱) وہ جو چینی مسیحی کلیسیا میں بپتسمہ پا گئے ہوں یا جو دوسری کلیسیاؤں کی طرف سے آ کے شامل کئے گئے ہوں (۲) غیر کلیسیاؤں کے ممبران جو چینی مسیحی کلیسیا کی مدد کرتے ہوں (۳) مسیحی جو چینی کلیسیا کے پیرو ہوں (۴) غیر مسیحی دوست جو چینی مسیحی کلیسیا کے مددگار ہوں

دہم۔ افسران۔ یہ وہ ہیں (۱) واعظ یعنی چینی پاسبان مبشر اور مشنری (۲) قسیس وہ جو کلیسیا کی روحانی ترقی کے لئے خاص اختیار رکھتے ہیں (۳) ڈیکن۔ وہ جو کلیسیا کے مال و اسباب وغیرہ کے ذمہ وار ہیں۔

یازدہم۔ کلیسیا کی پنچایت۔ جو کلیسیا کے کام کا انتظام کرتی ہے۔ یہ دفعہ نہم کا (۱) اور (۲) کی طرف سے مقرر ہو سکتے ہیں۔

دوازدہم۔ صلاح کار (Advising Board) ولایت کے پادری صاحبان سے درخواست کیجاوے کہ وہ ایک صلاح کار جماعت بنا دیں۔

سیزدہم۔ ترمیم۔ پنچایت ان قانونوں کی نسبت ترمیم کر سکتی ہے۔

اقتباس

زندہ وشواش کی فتح

بیلیٹین میں پروفیسر فلپ کیتھ مُورف گورویائے جارُون پربدوؤں کے ایک گروہ نے پکڑ کر اُن کے پاس جو کچھ تھا چھین لیا۔ اور اُنہیں وہاں چھوڑ کر روانہ ہوگئے۔ لیکن پروفیسر صاحب جو وشواشی پرش تھے۔ اُنہوں نے اُسی وقت گھٹنے ٹیک کر خداوند تعالےٰ سے اس بچاؤ کی دعا مانگنی شروع کی "پروردگار تیرا شکر ہے کہ تونے میری جان بچائی ہے"۔ بدّوؤں کے سردار نے جب پروفیسر صاحب کو اس حالت دعا میں دیکھا۔ تو وہ آہستہ آہستہ اُن کے نزدیک واپس چلا آیا۔ اور اُس کے دل پر حیرت طاری ہوگئی۔ جب پروفیسر صاحب نے اُس کو نزدیک آتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے قرآن کا پہلا باب عربی زبان میں پڑھنا شروع کیا اور جب وہ ختم کر چکے تو بدوؤں کے سردار نے پوچھا کہ کیا آپ سچے خداپرست ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں موحد ہوں۔ بدوؤں کے سردار نے یہ خیال کر کے کہ اُنہوں نے ایک سچے خداپرست عابد کو لوٹا ہے۔ اُن کا تمام مال واپس کردیا۔ (س۔ ا)

انجیل کا قطعی فیصلہ

خدا کا بیٹا آگیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو جو حقیقی ہے پہچانیں اور ہم اُس میں جو حقیقی ہے یعنے اُسکے بیٹے یسوع مسیح میں رہتے ہیں۔ حقیقی خدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔ ا یوحنا ۵

مفید کہانی

ایک چینی بیان

یہ ایک عمدہ کہانی چین کے ایک ہجے کرنے والے لڑکوں کے درجہ کی ہے۔ سب سے چھوٹے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اپنے سبق کو خوب یاد کرکے اپنے درجہ میں اول یعنی سرے پر پہنچا۔ اور عرصہ تک اسی جا پر رہا۔ اور اُس نے وہ جگہ حق سے حاصل کی تھی۔ آخرکار ایک روز ذرا غفلت کی اور اپنی یادداشت پر فخر کرکے درجہ میں آیا۔ کام شروع ہوا اتفاق سے ایک لفظ کا جوڑ کرنا بھول گیا۔ دوسرا لڑکا جو اُس کی بغل میں تھا۔ اس نے فوراً صحیح جوڑ اس لفظ کا کردیا۔ چہرہ تو اُس لڑکے کا فتیابی کی وجہ سے چمکنے لگا۔ پر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا کہ اول جگہ لے۔ اور جب اُس سے کہا کیا تم اول ہو۔ اور وہ دوم۔ اُس نے انکار کیا اور بولا جی نہیں۔ میں اب فن کا دل اس کام کے کرنے سے رنجیدہ نہ کرونگا۔ اگرچہ یہ ادنیٰ کام نہایت عمدگی اور مہربانی کے ساتھ کیا گیا۔ تاہم اس لڑکے کی بڑی خود انکاری ثابت ہوئی جس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلا کہ اُس نے وہی کیا جیسا یسوع مسیح نے کیا۔ (ر۔ ن)

ضرورت

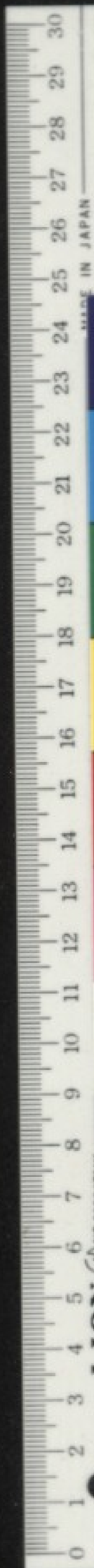
مشن ہائی سکول راولپنڈی کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ جو کنڈرگارٹن اور ڈرائینگ کا کام (پریپریٹری ڈیپارٹمنٹ) میں کرسکے تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ شروع میں [illegible] روپیہ تک ہوگی۔ المشتہر بی سوئیل۔ ہیڈ ماسٹر

مراسلات

فسادی تعلیم

بیا کہ نوبت صلح ست و دوستی و صفا
کہ نیست با تو مرا جنگ و ماجرا واعظ

حال ہی میں ایک کتاب کیتھلک آرفن پریس لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام کیتھلک کلیسا کی بحثی تعلیم کا پہلا حصہ ہے جو کیا بلحاظ مضمون اور کیا بلحاظ کتابت چھپوائی بالکل فضول دردی ہے اس کا نام بجائے بحثی تعلیم کے فسادی تعلیم زیادہ موزوں ہے۔ میرے پاس یہ کتاب کسی رومن کیتھلک برادر عیسی نامی نے (جن سے میں واقف نہیں) ارسال فرمائی جسکے واسطے مشکور ہوں۔ میں اس کتاب کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوا۔ میں نے سمجھا کہ اس کتاب میں وہ تمام اعتراض قاطع دلایل سے رد کئے گئے ہونگے۔ جو پروٹسٹنٹ کیتھلک کلیسیا کی تعلیم پر کرتے ہیں۔ روز کا جھگڑا ختم ہوگا۔ مگر افسوس اُمید بر نہ آئی۔ اگرچہ دیباچہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ ہم ہندوستان کے کیتھلک لوگوں کے لئے بحثی دینی اصولوں پر ایک عمدہ سی چھوٹی کتاب تیار کریں تاکہ اس کتاب کے ذریعہ سے کیتھلک لوگ پروٹسٹنٹوں کی ان حجتوں کو جو وہ کیتھلک کلیسیا کے خلاف اُٹھاتے ہیں رد کرسکیں۔ ہم اس بات کا کامل یقین کرتے ہیں۔ کہ بہت سے پروٹسٹنٹ لوگ کیتھلک کلیسیا کے مسایل اور رسومات کی بابت غلط بیان کرتے ہیں۔ ...... ہم اُمید کرتے ہیں کہ بحثی تعلیم کی کتاب ہمارے بھائیوں کی حجتوں کو بالکل رد کردیگی۔ اور ساتھ ہی کیتھلک کلیسیا کے مسایل اور رسومات کو صادق ثابت کر دکھائیگی یہ ہے اس کتاب کا دعوےٰ۔ لیکن ثبوت مضمون ور بعض شاعرنہ تو کسی مسئلہ کا ذکر کیا ہے نہ کسی ہم



پر قلم اُٹھایا ہے جو کچھ اس میں ہے میں ابھی آپ کو دکھا دیتا ہوں یہ کتاب کسی رومن فادر ڈوایٹ کی کتاب کا ترجمہ ہے جو اگر مفید ہوگی تو مغربی لوگوں کے واسطے ہوگی جنہوں نے اپنی اپنی کلیسیاؤں پر خون سے مہریں کی ہوئی ہیں۔ مشرقی خصوصاً ہندوستانی کلیسیا کو صفر برابر بھی فایدہ نہیں۔

یہ کتاب سوال وجواب کے طور پر ہے۔ آپ ہی سوال کیا ہے آپ ہی جواب دیا ہے۔ من تراحاجی بگویم تو مراحاجی بگو۔ پنجابی مثل ہے آپے میں رجی پچی آپے میرے بچے جیون۔

پہلا باب بدعتوں کے بیان میں ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کاتھلک کلیسیا کی تعلیم کے خلاف اپنی ہی رائے کی ہٹ کے ساتھ پیروی کرنیکو بدعت کہتے ہیں۔

چونکہ کاتھلک سے مراد یہاں رومی کلیسیا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ بدعت کی یہ تعریف بالکل غلط ہے بدعت وہ ہے کہ کسی مسئلہ یا تعلیم کا بیان یا شرح وتفسیر ایسے طور پر کرنا جو خداوند یسوع کے فرمان اور رسولوں کی تعلیم کے خلاف ہو یا ایسی تعلیم کے سکھانے والا جو اس کلام کے خلاف ہو وہ پوپ چھوڑ آسمان کا فرشتہ بھی ہووے ملعون ہے جیسا رسول پولوس نے فرمایا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اصول کو چھوڑکر باقی تمام رسمات جو عام طور پر رومی کلیسیا میں دیکھی جاتی ہیں خداوند یسوع کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اسلئے وہ رد کرنے کے قابل ہیں۔ اب خیال فرمایئے کہ بدعتی رومی کلیسیا ہوئی یا پرٹسٹنٹ۔ اگر کوئی پروٹسٹنٹ فرقہ انجیل کے خلاف کوئی رسم یا مسئلہ ایجاد کرے اس کو بھی ہم اسی طرح رد کرتے ہیں جس طرح رومی کلیسیا کی بدعتوں کو۔

اسباب کے دوسرے حصے میں چند بدعتوں کا ذکر ہے جو شروع کلیسیا سے ظاہر ہوتی آئیں جنکو کلیسیا رد کرتی رہی۔ جیسے شمعونی بدعت جس کو شمعون جادوگر نے ایجاد کیا۔ جس کو پطرس نے رد کیا۔ حالانکہ رومی کلیسیا نے پھر اُس کو جاری کر دیا کہ روپیوں سے خدا کی بخشش حاصل ہوتی ہے۔ معافی نامے آجتک رومی کلیسیا بیچتی ہے۔

پھر مے نخین بدعت۔ ڈوناٹسٹ۔ ایریس نسطوریس اسی طرح سے بہت بدعتوں کا ذکر گیا ہے۔ جنکو کلیسیا برابر رد کرتی رہی مگر افسوس ہے کہ اُن بدعتوں کا ذکر نہیں کیا جنکو اب تک رومی کلیسیا مانتی ہے۔ بت پرستی۔ مقدسوں کی سفارش۔ پوپ کی بے خطائی۔ اور بہتیوں ہیں۔ کلام میں جنکا ذکر تک نہیں۔ بلکہ کلام اُن کے خلاف گواہی دیتا ہے

دوسرے باب میں پروٹسٹنٹ مذہب کا بیان ہے۔

اس میں سارا زور اسبات پر ہے کہ پروٹسٹنٹ ازم مذہب نہیں بلکہ بغاوت ہے نیز کہ پروٹسٹنٹ مذہب کا عقیدہ بہت مختصر ہے یعنے "میں اپنے سوائے کسی اور شخص پر یقین نہیں کرتا اور میں کاتھلک کلیسیا کی مخالفت کرتا ہوں"۔ پروٹسٹنٹوں پر کہاں تک جھوٹ اور افترا باندھا ہے۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہم کاتھلک کلیسیا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہاں اگر پروٹسٹنٹ کے معنے یہ بیان کرو کہ رومی کلیسیا کی بدعتوں اور واہیات رسومات کی مخالفت کرتا ہے تو آمنّا وصدقنا۔ پھر مختلف فرقوں کا بیان کیا ہے۔ ایک بات ہے کہ پروٹسٹنٹوں میں اگر بقول رومی کلیسیا یہ مان بھی لیا جاوے کہ ہر گروہ علیحدہ کلیسیا ہے یا ہر شخص ایک ایک فرقہ ہے تو اُس میں کوئی ہرج کی بات نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پروٹسٹنٹ اسبات کے قایل اور مدعی ہیں کہ ہر مسیحی کو خداوند یسوع مسیح سے شخصی واقفیت اور ملاقات چاہئے۔ نہ بوسیلہ پوپ یا فادر یا مرحوم سنت خداوند یسوع مسیح ایک ایک کو اپنے پاس بلاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب خداوند یسوع کے فضل سے نجات پائینگے۔ سب ملکر دُعا وعبادت کر سکتے ہیں۔ ایک تم رومی کلیسیا والے ہی ہو جو کسی مسیحی کے ساتھ دعا میں شامل نہیں ہوتے ہم سب مسیح میں ایک ہیں۔ تم ہی جدا ہو کیونکہ تمہارا واسطہ براہ راست یسوع کے ساتھ نہیں ہے

پھر بیان ہے کہ پروٹسٹنٹ مذہب کس طرح اور کیونکر قایم ہوا۔ اس میں بانیاں اصلاح لوتھر۔ کالون۔ کرونمر

ہنری وغیرہ کو خوب ہی جبر کر گالیاں دی ہیں۔ اُنکا تاریک پہلو خوب روشن کرکے دکھایا ہے۔ بالفرض اگر یہ لوگ ایسے ہی بُرے تھے جیسا تم کہتے ہو اور میں مانتا ہوں۔ کہ بعض اُن میں ایسے ہی بُرے تھے جیسے کرونمر اور ہنری تو اس سے یہ نتیجہ کس طرح سے نکالتے ہو کہ بُرے آدمی سے کبھی نیکی نہیں ہوتی۔ کیا خدا اُنہوں کے وسیلے اپنی مرضی نہیں پوری کروا لیتا کیا بلعام جیسا جھوٹا نبی خدا کا ہتھیار نہیں بن سکتا؟ کیا خورس بت پرست خدا کا مسیح نہیں کہلایا؟ کیا فرعون کو خدا نے اپنے جلال کے واسطے نہیں پیدا کیا؟ کیا کیفا نے پیشنگوئی نہیں کی؟ کیا یہوداہ خط کی تقدیر کے پورا کرنے کا آلہ نہ تھا؟ اگر یہ لوگ خدا کی کلیسیا کی صفائی کے ہتھیار ہوگئے۔ تو کیا ہرج ہوا؟ خدا جس سے چاہے اپنا کام لیوے۔ پھر تم کہتے ہو کہ یہ لوگ بڑے خونی تھے کیا خوب۔ ذرا انصاف سے خدا لگتی کہو۔ کلیسیا کی تواریخ جہاں جہاں خون سے لکھی ہوئی ہے وہ رومی کلیسیا کا خون ہے یا پروٹسٹنٹوں کا۔ میری شہزادی انگلینڈ پروٹسٹنٹ تھی یا رومی جس کا نام آجتک خونریز میری ہے۔ رومی کلیسیا نے پروٹسٹنٹوں کو کن جرموں پر تلوار کی دھار اُتارا؟ کن گناہوں پر جلایا۔ کن قصوروں پر شکنجے میں کھینچا؟ آہ آہ تواریخ کے یہ صفحے بغیر آنسو بہائے پڑھے نہیں جا سکتے ہیں۔ سب سے بڑا جرم کلام الٰہی کی تلاوت تھی۔ نظیر کے طور پر میں ایک دردناک قصہ سناتا ہوں۔ ذرا کلیجہ تھام لیجئے۔

۱۵۴۶ء کا ذکر ہے کہ انگلستان میں سر ولیم اسکیو صاحب جاہ وحشمت کی ایک بیٹی این نامی تھی جس کی شادی باپ نے بلا مرضی بیٹی کے ایک متمول مگر کمینہ آدمی کے ساتھ کردی۔ این اعلیٰ تعلیم یافتہ تھی۔ پاک کلام کی تلاوت میں دن رات مشغول رہتی تھی۔ اُس کی زندگی پاک اور نیک تھی۔ اُس کمینے خاوند نے رومی پادریوں کی صلاح سے بیوی کو کلام کی تلاوت سے روکا۔ چونکہ وہ باز نہ آئی۔ اس لئے جبکہ اُس کے ہاں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو خاوند نے اُس کو اسی جرم میں گھر سے نکال دیا۔ وہ



دونوں بچوں کو لیکر اپنے میکے میں جا رہی مگر اس کے خاوند کے رشتہ داروں نے اُسے وہاں آرام سے نہ رہنے دیا۔ وہ لندن میں جا رہی۔ مگر ان رشتہ داروں نے وہاں بھی اُس کا پیچھا کیا۔ اس پر خفیہ جاسوس مقرر کئے۔ لندن کے بشپ اور حاکم کو خبر دی کہ ان کی حدود میں ایک بدعتی عورت رہتی ہے۔ جب این کو اس امر کی خبر ملی تو وہ واپس اپنے وطن کو چلی گئی۔ جہاں پر بلاناغہ گرجا میں شاہی بائیبل کا مطالعہ کرتی تھی کچھ عرصہ بعد یہ واپس لندن چلی گئی۔

لیکن دشمن اسے کب آرام سے بسر کرنے دیتے تھے۔ چند ہی ماہ بعد اُس کی طلبی حاکم شرع کے حضور ہوئی تا کہ اپنے ایمان کی نسبت جوابدہی کرے۔ حاکم اور این کے درمیان جو سوال و جواب ہوئے وہ سننے کے قابل ہیں۔

حاکم۔ کیا یہ سکرامنٹ جو میز پر ہے مسیح کا سچ مچ جسمانی بدن ہے یا نہیں؟

این۔ آپ مہربانی کر کے بتادیں کہ مقدس استیفان کیوں پتھراؤ کیا گیا؟

حاکم۔ میں نہیں جانتا

این۔ میں بھی آپ کے فضول سوال کا جواب نہیں دیتی!

پھر حاکم نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم کہتی ہو کہ خدا ہاتھ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں بستا۔ اس کے جواب میں این نے اعمال کی کتاب کے ساتویں و آٹھویں باب سے مقدس استیفان کے اقوال اُس کو دکھائے۔

پھر حاکم نے اُس پر یہ بھی الزام لگایا کہ اُس نے کہا ہے کہ میں پاک کلام کی پانچ سطروں کی تلاوت کو پانچ رومی نماز کے ادا کرنے پر ترجیح دیتی ہوں جسکے جواب میں این نے کہا کہ یہ الزام بالکل راست ہے۔ کیونکہ کلام اللہ کی تلاوت میری روحانی ترقی کا باعث ہے۔ لیکن ایسی نمازوں سے مجھے کچھ فایدہ نہیں ہوتا۔ آخر کار مردوں کی ارواح کے لئے دعا کرنے کے متعلق اس سے سوال کیا گیا جس کو این نے سخت بُت پرستی کہا۔ کیونکہ ایسی نمازوں سے مسیح کے کامل کفارہ کی تذلیل ہوتی ہے۔ پھر وہاں سے این کو حاکم شہر کی عدالت میں لے گئے جہاں پر اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد اسکو زیر حراست کیا گیا تا کہ بھاگ نہ جائے۔ اور بشپ کے حکم سے ایک خادم الدین اُس کی اصلاح کے لئے اُس کے پاس بھیجا گیا۔ لیکن وہ بھی اُس کو سچے ایمان سے ہلا نہ سکا۔ جب کوئی حیلہ اُس کو سچے ایمان سے ہلانے کا کارگر نہ ہوا اور نہ ہی اُس کی باتوں میں پھنسکر اس پر قتل کا فتویٰ لگا سکے۔ تب لندن کے بشپ بونر نے جو چالاکی میں شہرۂ آفاق تھا اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور جا کر این سے مختلف طریقوں پر بہت سوال کئے۔ این تو اُس کی چالاکی سے آگے ہی آگاہ تھی۔ اس نے ہر سوال کے جواب میں اُس نے صرف اتنا ہی کہا کہ جیسا بائیبل میں لکھا ہے ویسا ہی میرا ایمان ہے۔ بونر نے حیران ہو کر کہا کہ تم اس قسم کا جواب مجھے کیوں دیتی ہو جس کے جواب میں این نے کہا کہ خدا نے مجھے کچھ دانائی کا انعام بخشا ہے۔ لیکن تقریر کا نہیں۔ بونر اپنی ناکامیابی پر غصہ سے بھرا ہوا چلا گیا۔ اور این کو قید خانہ میں چھوڑ گیا۔

لیکن اس کے دوستوں کی امداد اور اثر سے وہ ضمانت پر رہا کی گئی۔ اب وہ ایک سال تک ہر طرح کے آرام و اطمینان سے زندگی بسر کرتی رہی۔ پر چونکہ ملکہ کیتھرائن پروٹسٹنٹوں اور مبشران انجیل کی خاص حامی بن گئی تھی۔ اس لئے بونر اور دیگر حاکمان شرع کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔ مبادا شاہی خاندان بھی پروٹسٹنٹوں سے مل جائے۔ این کی ملکہ سے خاص محبت تھی۔ سو اُنہوں نے این کو گرفتار کر کے شاہی مجلس کے سامنے پیش کر دیا۔ چونکہ وہ اپنے دشمنوں کے چلن سے بخوبی واقف تھی کہ ان میں انصاف و رحم کی بو تک نہیں اسلئے اُس نے اُن کے سوالات کے جواب کمال ہوشیاری اور دانائی سے دیئے جس سے ان کو سزا دینے کا موقعہ نہ ملسکا آخر کار اُس سے اس کے خاوند کی علیحدگی کی وجہ دریافت کی۔ اور کہا کہ بادشاہ سلامت کی خواہش ہے کہ تم خود ہی اس کا مفصل ذکر کرو۔ جس کے جواب میں این نے کہا کہ اگر وہ چاہتے ہیں تو خود مجھ سے علیحدگی میں دریافت کر سکتے ہیں۔ جب سلیمان سا دانا بادشاہ عام عورتوں کی خودستائی سے نفرت کرتا تھا تو کیا بادشاہ مجھ جیسی نیک حلال عورت کی عرض سننے سے گریز کریگا؟ اس روز پانچ گھنٹے تک مجلس رہی۔ اسی طرح اگلے دو روز بھی جو کچھ اُن دنوں میں ذکر ہوتا رہا۔ اُس کا مفصل بیان کرنا تو میرے امکان سے باہر ہے۔ لیکن عام طور پر ممبران مجلس نے زور دیا کہ وہ سکرامنٹ کو مسیح کا بدن اور خون کہے لیکن اُس نے نہ کہا۔ ان میں سے ایک نے اُس سے پوچھا کہ تم نے یہ تعلیم کس سے پائی ہے۔ این نے جواب دیا کہ پاک کلام سے۔ جس کو سنکر بشپ گارڈنر نے کہا کہ تم زندہ جلائی جاؤگی۔ اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ میں نے سارا کلام چھان مارا ہے لیکن مجھے کہیں بھی نہیں ملا کہ مسیح اور اس کے رسولوں نے کسی کی جان کا کبھی بھی نقصان کیا ہو ازاں بعد وہ جیلخانہ میں بھیج دی گئی۔ جہاں پر وہ سخت بیمار ہو گئی۔ بلکہ بعض کا خیال تھا کہ وہ اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکیگی اور خداوند اُسکو دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی دیگا لیکن خدا نے اُس کے لئے شہادت کا اعلیٰ تاج رکھا ہوا تھا اس لئے صحت یاب ہو گئی اور اس کا مقدمہ از سر نو شروع ہوا جس میں اس کو بدعتی قرار دیکر بموجب قانون ملکی مجرم ٹھہرایا گیا اور حاکم نے فتویٰ دیا کہ وہ زندہ جلائی جاوے اس فتویٰ کو این نے بڑی دلیری اور کامل اطمینان سے سنا۔ چونکہ اس کے چہرہ سے کسی قسم کے رنج و غم کے آثار نظر نہ آئے۔ اُس کے دشمن بڑے ناامید سے ہو گئے۔ کیونکہ اُن کا گمان تھا کہ وہ ڈر کر اپنے ایمان سے انکار کر دیگی۔ اور اپنے ساتھیوں کے نام بھی ظاہر کر دیگی۔ اُنہوں نے اس کو بہتیرا دھمکایا اور چالاکی سے سوال کئے۔ لیکن ناکامیاب ہوئے۔ تب اس کو لندن کے سب سے محفوظ قید خانہ میں بھیجدیا۔ یہاں پر لارڈ چانسلر اور سر ریچ اُس کے پاس پہونچے اور ہر طرح کے حیلے اور فریب سے چاہا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے خاص کر کے اُن کے جو

شاہی اور اعلےٰ خاندانوں سے تعلق ہیں۔ نام ظاہر کر دے پر ناکامیاب رہے۔ اور قید خانہ کے داروغہ کو حکم دیا کہ اس کو شکنجہ میں کھینچکر سخت تکلیف دیوے۔ جب داروغہ نے خیال کیا کہ سزا اب اُس کی برداشت سے باہر ہے تو چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان ظالموں نے جب دیکھا کہ بغیر آہ و نالہ کے صبر سے اس نے اپنی تکلیف برداشت کی تو وہ جی میں کٹ گئے اور حکم دیا کہ سزا جاری رکھے۔ لیکن داروغہ نے عورت کی کمزوری کا بہانہ کرکے اُنکے حکم کی تعمیل سے صاف انکار کر دیا جب لارڈ چانسلر اور ماسٹر ریچ نے دیکھا کہ یہ ہمارا حکم نہیں مانتا تو اپنا اپنا جُبّہ اُتار کر خود ہی شکنجہ کو ہاتھ میں لیلیا اور اپنی ساری طاقت سے دبایا۔ یہاں تک کہ مظلومہ این کے جوڑ جوڑ اور بند بند علیحدہ ہوگئے لیکن کیسی ایمان کی پکی تھی کہ اُف تک نہ کی۔ بلکہ دعا کرتی ہوئی تمام تکلیف کو سہا۔ اس کے بعد دو گھنٹہ تک وہ اس سے گفتگو کرتے رہے لیکن نہ تو اُس نے اپنے ایمان کو ترک کیا اور نہ دوسروں کے نام بتائے۔ اور قید اور جلائے کو ترک ایمان سے بہتر خیال کیا۔ جیوں جیوں اُس کا آخری وقت قریب آتا جاتا تھا وہ خوش ہوتی تھی۔ اور اُس کا چہرہ نورانی بنتا جاتا تھا۔ آخر اُس کے جلائے جانے کا وقت آپہنچا۔ اسکو ایک کرسی میں بٹھا کر لے گئے اور ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر لارڈ چانسلر نے شاہی معافی نامہ اس کو دکھایا۔ بشرطیکہ وہ ایمان کا انکار کر دیوے۔ لیکن اُس نے صاف کہا کہ میں یہاں پر اپنے خداوند کا انکار کرنے نہیں آئی ہوں۔ بس پھر کیا تھا حکم ہوتے ہی لکڑیوں کو آگ لگادی گئی۔ اور تھوڑی سی دیر میں تمام دکھ اور تکلیفیں ختم ہوگئیں۔

یہ تو رومی کلیسیا کے ظلم و جبر کی ایک مثال ہے۔ تواریخ کلیسیا بھری پڑی ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ جس قدر قیصران روم نے کونسٹنٹائن اعظم سے پہلے مسیحی کلیسیا پر ظلم کئے مسیحی کلیسیا نے پوپان روم کی ماتحتی میں اُن سے کسی طرح کم نہیں کئے کہ زیادہ ہی کئے ہونگے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں اتنی گنجائش کہاں۔ اگر لوتھر اور کالون بُرے ہوکر کلیسیا کو رومی کلیسیا کی اندھی اور سخت زنجیروں سے آزاد کر گئے تو ہم اُن کے مشکور ہیں۔ اور مہاراج لیکن اگر رومی کلیسیا نے اس گناہ پر کہ کلام الٰہی نہ پڑھا جاوے ہزاروں لاکھوں کے خون بہادیئے اور شہیدوں کی فوج آسمان کے ستاروں کی مانند چمکنے لگ گئی۔ تو خدا بے انصاف نہیں۔

انگلینڈ میں تو اُن ظلموں کا خاتمہ اُس وقت ہوا جبکہ اس جرم تلاوت کلام میں ایک جوان نوعمر حاملہ عورت کو عین آگ کے درمیان بچہ پیدا ہوگیا۔ آہ یہ رومی کلیسیا اور یہ اُس کے کارنامے؟ خدا کی محبت کے ساتھ ان باتوں کا کیا واسطہ ہے؟ آپ ہمیں کیا بتاتے ہیں؟ ہمیں ناظرین کو پھر کسی وقت جوئیس لوئمیہ شہید اور ہیریرن شہید کا تذکرہ سناؤنگا۔ لوتھر بُرا سہی۔ کالون خراب سہی۔ ہو نگے اپنی ذات کے واسطے۔ ہمارا ایمان اُن پر نہیں ہے۔ ہمارا ایمان خداوند یسوع پر ہے۔ نجات اُس کے کفارہ پر ہے۔ لیکن جن کا ایمان ایسے ظالم پوپوں پر ہے آہ تم خود مانتے ہو کہ پوپ اور فادر بعض خراب آدمی ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اسی کتاب میں مرقوم ہے اور اُن کی شرارت اور خرابی کی وجہ سے تمہارے ایمان میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ حالانکہ بغیر پوپ کے مانے تمہاری نجات نہیں تو کیا ہمارا ہی نقصان ہے۔ جنکا ایمان صرف یسوع پر ہے اور انسان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ ہم تو مسیحی ہیں اور کلیسیا جامع کے ممبر جس کو خداوند اور اُس کے رسولوں نے قائم کیا۔ افسوس ہے کہ بے فائدہ اسی نوے صفحہ سیاہ کر دیئے مگر کسی تعلیم کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ بحث کی ہے۔ اور نہ اُن اعتراضوں کا جواب دیا ہے جو پروٹسٹنٹ کرتے ہیں۔

ہمارے اعتراض نہ تو فادروں پر ہیں نہ پوپوں پر۔ ہمارے اعتراض تو تمہاری تعلیم اور رسومات پر ہیں۔ جو صریح خدا کے کلام کے خلاف ہیں۔ جنکو تم کہتے ہو کہ کلیسیا کی ایجاد ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ کلیسیا کو یہ اختیار نہیں ہے کہ خداوند یسوع اور رسولوں کی تعلیم کے خلاف کوئی ایجاد کرے جو کچھ اُن کے خلاف ہے وہ گناہ ہے۔ ماننے کے قابل نہیں۔ آپ شوق سے ہم کو بُرا بھلا کہیں۔ ریفارمروں کو گالیاں دیں۔ ان سے تو آپ کی بے ہودہ رسمیں حق ثابت نہ ہونگی۔ ہم تو خداوند یسوع کے عاشق ہیں۔ رسمی رسموں کے پابند نہیں ہیں۔ رسول صاف فرماتا ہے

پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کے سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں۔ کوئی شخص خاکساری اور فرشتوں کی عبادت پسند کرکے تمہیں دوڑ کے انعام سے محروم نہ رکھے۔ ایسا شخص اپنی جسمانی عقل پر بیجا شیخی مارکر دیکھی ہوئی چیزوں میں مصروف رہتا ہے اور اس سر کو پکڑے نہیں رہتا جس سے سارا بدن جوڑوں اور پٹھوں کے وسیلے سے پرورش پاکر اور باہم پیوستہ ہوکر خدا کی طرف سے ترقی پاتا ہے۔

جب تم مسیح کے ساتھ دنیوی ابتدائی باتوں کی طرف سے مرگئے تو پھر ان کی مانند جو دنیا میں زندہ ہیں آدمیوں کی تعلیموں کے موافق ایسے قاعدوں کے کیوں پابند ہوتے ہو کہ اُسے نہ چھونا۔ اُسے نہ چکھنا۔ اُسے نہ ہاتھ لگانا۔ (کیونکہ یہ ساری چیزیں کام میں لاتے لاتے فنا ہوجائینگی) ان باتوں میں اپنی ایجاد کی ہوئی عبادت اور خاکساری اور جسمانی ریاضت کے اعتبار سے حکمت کی صورت تو ہے مگر جسمانی خواہشوں کے روکنے میں ان سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ کلسی ۲: ۱۶-۲۳

سرم خوش ست و بآنگ بلند میگویم
کہ من نسیم حیات از پیالہ مے جویم۔

راقم
واعظ۔

وعظ

"جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے" متی ۷: ۲۱

(پادری فرخ صاحب ایس۔ پی۔ جی مشن۔ بمبئی)

فی زمانہ ہم مسیحیوں کو مسلمان اور آریہ اور غیر اقوام کہتے ہیں کہ تمہارے مذہب میں ایسی کیا خوبی ہے کہ ہم اپنے مذہب کو چھوڑ کر تمہارا طریقہ اختیار کریں۔ درحقیقت منادی کا کام مشکل ہے۔ منادی کا مطلب یہی نہیں کہ ہم زبانی جمع خرچ کریں۔ بلکہ ہماری زندگی کا اثر اوروں پر ہو۔ اس لئے ایسے کارندوں کی ضرورت ہے کہ جو روح القدس سے معمور ہوں۔ ہندوستان میں ہمارے سامنے دو قسم کے لوگ ہیں۔ اعلیٰ اور ادنیٰ۔ اعلیٰ لوگوں کی نسبت ادنےٰ لوگوں میں کام کرنا زیادہ آسان تو ہے۔ اس میں خود انکاری اور فروتنی کی زیادہ ضرورت ہے۔ نیچ ذات کے لوگوں کو اوپر اُٹھانا اُن کی بہتری چاہنا۔ اُن کی برداشت کرنا۔ اُن سے اچھے سلوک کرنا اور سچی محبت بتلانا یہی مسیحیت کا حقیقی شیوہ ہے اور اگر یہ نہ ہو اور محض تقلید اور زبانی جمع خرچ ہے کہ خداوند خداوند تو اس سے کیا فائدہ؟ بلکہ انجام کار بجائے نفع کے نقصان ہوگا۔ گو آپ چرچ میں آیا کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ چندہ دیتے ہیں اور بہتیرے اچھے اور عمدہ کام بھی کرتے ہیں۔ آخر روز بھی ایسے نکلیں گے جو اپنے کاموں کا دعویٰ کریں گے کہ اے خدا ہم نے فلاں فلاں کام کئے۔ اُن سے خداوند جواب میں کہیگا۔ "میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے سامنے سے دور ہو جاؤ"۔ اس لئے کہ جب لوگ ایک کام بغیر سوچے سمجھے تقلیدی طور پر کیا کرتے ہیں تو وہ ایک معمولی بات ہو جاتی ہے اُس کا اثر اُن پر چنداں نہیں ہوتا۔ اُن میں روحانیت نہیں ہوتی لوگوں کے چرچ میں زیادہ آنے یا سارے شہر کے مسیحی ہو جانے پر یا زیادہ شان و شوکت اور دھوم دھام پر خدا کی خدمت موقوف نہیں۔ بلکہ پاکیزگی پر بجائے زیادہ شمار کے اگر دو چار ہی آدمی ہوں جو درحقیقت پاکیزہ زندگی بسر کرتے ہوں تو وہ ہزاروں اور لاکھوں سے بہتر ہیں۔ زیادہ تعداد اور نمائشی جماعت جس میں خدا کا روح کام نہ کرتا ہو۔ اور جس میں ملنساری و محبت نہ ہو۔ شیطان کی جماعت ہے اور اُس کی ترقی شیطان کی بادشاہت کی ترقی ہے۔ اس خدمت کیلئے زور و توانائی کی ضرورت نہیں۔ پر خدا کی روح درکار ہے۔ افریقہ میں مسیحی بہت بڑی جماعت تھی عمدہ چرچ بشپ و پادری تھے۔ اور بہت دنوں تک یہ کارروائی ہوتی رہی۔ مگر آخر کار اُس کی بربادی ہو گئی۔ اُس کا سبب یہ تھا کہ وہاں لوگ اوروں کو مسیح کے پاس لانے سے غافل اور لاپرواہ تھے۔ خدا نے انہیں موقعہ دیا تھا۔ مگر وہ اُس کو کام میں نہ لائے۔ آخر کار اُنہیں یہ ثمرہ ملا۔ ہندوستانی کلیسیا میں روح کے کام دکھلائی دیتے ہیں۔ اُنہیں میں کے پادری ہیں اس کا چرچ ہے۔ اور روز افزوں نمایاں ترقی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ مسیحی مذہب کو اپنا مذہب سمجھتے ہیں۔ تاہم ممکن ہے کہ اُن میں ایسے نقص اور کمزوریاں ہوں کہ جس کے باعث کلیسیا میں حقیقی پاکیزگی نہ ہو۔ شاید اُن کے کام دکھاوے کے ہوں۔ نیک نیتی سے نہ ہوں۔ پُرانے عہدنامہ میں اس بات کا سراغ ملتا ہے کہ ایک نیک شخص کے سبب شہر ہلاکت اور بربادی سے بچ گیا۔ ملحوظ خاطر رہے کہ کلیسیا کی ترقی اور اُس کا قیام مقدسوں پر موقوف ہے۔ مکار و ریاکاروں سے بڑا نقصان ہوتا اور ہرج پہنچتا ہے۔ گو وہ بظاہر کیسے ہی عرقریزی و جانفشانی سے کام کریں اور اپنے تئیں فرشتہ سیرت ثابت کر دیں تو بھی حشر کے روز خداوند ایسوں سے یوں مخاطب ہوگا۔ کہ "میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی۔ اے ریاکارو میرے سامنے سے دور ہو"۔ دوستو ہمارا مذہب ظاہری اور نمائشی نہیں۔ بلکہ اندرونی اور ظاہری دونوں حالتوں میں سچائی کا محتاج ہے۔ اگر ہمارا ظاہر و باطن یکساں مسیحیت کی خوبیوں سے معمور ہو تو ہم لوگوں کے لئے اچھے نمونے اور سچے گواہ ٹھہرینگے۔ اور یوں لوگ ہماری گواہی کو قبول کر کے خداوند یسوع کو اپنا منجی اور شفیع مان لینگے۔

دوستو یہ کلیسیا کیلئے اب فصل کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ کی بابت پیشینگوئی ہے کہ جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہے۔ اسی طرح لوگ خدا کے عرفان سے معمور ہونگے۔ کوئی کسی سے تعلیم پانے کا محتاج نہ ہوگا۔ یہ وہی زمانہ ہے۔ آخری زمانہ ہے فصل تیار ہے اور خدا کا فضل بھی ہے۔ ہمت اور دلیری سے نیک نیتی اور خلوص دلی سے اُس کے پاک کلام کی بشارت دیں۔ اگر ہم ایسا کریں اور حتی الوسع کریں تو ہمارا ادنیٰ سے ادنیٰ کام خدا کے حضور مقبولیت کے قابل ہوگا۔ اس وقت ہم یہ شیریں آواز سُنینگے کہ "تم اے میرے باپ کے مبارک لوگو اُس بادشاہت کو جو بنائے عالم سے پیشتر تمہارے لئے تیار کی گئی ہے میراث میں لو"۔ اس وقت لوگ حیران ہو کر عذر کرینگے۔ جب اُن سے خداوند کہیگا کہ "میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا۔ اور میں ننگا تھا تم نے مجھے پہنایا کہ کب ہم نے تجھے بھوکا دیکھا اور کھلایا اور پیاسا دیکھا اور پلایا"۔ تب اُن سے جواب میں کہا جائیگا کہ "جب تم نے میرے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ یہ سلوک کیا تو گویا میرے ساتھ کیا"۔ پس بھائیو ہم خدمت کریں دل سے کریں۔ لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کریں۔ نیک نیتی سے کریں تب خدا کی مرضی پوری ہوگی۔ اور ہم مبارک ہونگے۔ اور اجر پائینگے۔ آمین۔

از پادری جوزف مہادی بعل - اورنگ آباد دکن۔

قاصد

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

مذکورہ بالا شعر کے دوسرے مصرعہ کے راقم نے جولائی کے قاصد کے ایک لفظ پر ۲ اگست کے نور افشاں میں اپنے رنج کا اظہار کیا ہے۔ میں اُن کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہ لفظ تو صرف ایک مذاقیہ طرز پر تھا۔ مجھے اُمید کہ آپ بھی پڑھکر ہنسے ہونگے۔ ورنہ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ لیمونیڈ کے مناد نہ تو مشن میں اور نہ کسی اور محکمہ میں کوئی عہدہ یا درجہ ہے یہ ہنسی کے طور پر بات تھی کسی کی طرف اشارہ یا طنز مطلق نہ تھی۔

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ
سودا نہیں جنوں نہیں وحشت نہیں مجھے

میری طبیعت کا خیال کرکے ضرور ہی سب ناظرین ہنسے ہونگے کیونکہ میں بھی تو خود اُنہی لیمونیڈ کے مناروں میں سے ہوں۔ میں تو خود اپنی ہنسی ضبط نہیں کر سکا لیکن اگر واقعی کسی نے اُس کو اپنی طرف سمجھا تو مجھے افسوس ہے اور میں اس فقرہ کو واپس لیتا ہوں اور آئیندہ قاصد میں میں اس کا اچھا تبادلہ کرونگا کہ آپ خوش ہو جائینگے۔

رہا بائیکاٹ کا معاملہ۔ صرف لیمونیڈ کا جواب اگر آپ کو آپ کی مسیحی طبیعت اجازت دیتی ہے۔ تو

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

آپ تو اپنی طرف سے کر چکے۔ آپ مسیحی بھائی ہیں خواہ آپ کسی ٹیکنیکل راہ پر چلیں خواہ محبت کی راہ پر۔

آپ کا میں شکرگزار ہوں کہ باوجود اس پر فاتحہ خیر پڑھنے کے میری محنت کی داد دی ہے۔ جزاک اللہ۔ میں کیا اور میری بضاعت کیا۔ یہ سب آپکے مہربانوں کی بدولت ہے۔ یہ بھی میرے لئے کم خوشی کی بات نہیں۔ کہ قاصد خواہ برے طور پر ہی یاد کیا گیا۔ نور افشاں میں اس کی یاد تو ہو گئی۔ اُمید ہے کہ آئیندہ بھی اس پر توجہ ہوگی مجھے آپ سے خیر ہی کی اُمید ہے۔ کیونکہ آپ مسیحی ہیں اور یہ مسیح کا قاصد ہے۔

میں کون اور ریختہ ہاں اس سے مدعا
جز انبساط خاطر حضرت نہیں مجھے

راقم۔ ایڈیٹر قاصد

الہ آباد میں روحانی بیداری کے اجلاس

گزشتہ سے پیوستہ

مسیحی مذہب کی سب سے بڑی یہ بات ہے۔ کہ یسوع مصلوب ہوتا ہے۔ اُس کی دیا اور کرپا اور مہربانی ہم گنہگاروں پر اس قدر تھی کہ اُس نے اپنی جان تک ہمارے واسطے دیدی حالانکہ آپ کو اختیار تھا کہ جان دیدیں یا نہ دیں۔ لوگوں نے کہا تو خدا کا بیٹا ہے اپنے آپ کو بچا۔ مگر وہ اپنے آپ کو اگر بچاتا تو ہم کیسے بچتے اسے تو ہمارے بچانے کی سخت فکر تھی۔ وہ بہت دفعہ موقعہ دیتا ہے کہ آپ بچیں۔ آج میری معرفت اور کل کسی اور مناد کی معرفت آپ کو بلاتا ہے۔ خدا کا سلوک آپ اپنے ساتھ دیکھئے کہ وہ ہم کو مصیبت تنگی۔ مفلسی بیماری میں بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ اس نے خود آپ کے پاس آکر کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو بچ جاوے مگر بہتوں نے لاپروائی کی۔ کلام خدا میں ایک بڑا بھاری سوال ہے آؤ ذرا اُس سوال کے حل کی سوچیں وہ کیا سوال ہے "ہم اگر ایسی بڑی نجات سے غافل رہیں تو کیسے بچینگے" سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم اُس کے واسطے فکر کریں دنیاوی کاروبار بعد میں دیکھا جاویگا۔

جب ہم دین کی طرف رجوع کرتے ہیں تو خدا بھی ہماری مدد کرنی شروع کر دیتا ہے۔ فرداً فرداً وہ ہر ایک کو گناہ سے نجات دیتا ہے اور زندگی میں ایک لاثانی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ خدا کے کلام میں ایک بیان ہے۔ کہ عیسو نے صرف بھوکھا ہونے کی حالت میں پہلوٹھے ہونے کا حق فروخت کر دیا۔ بعد میں پچھتانے لگا۔ یہ حصہ بعد میں اس کو نہ مل سکتا تھا۔ کیونکہ وقت پر اُس نے ذرا سی غفلت کی۔ ہم بھی تھوڑی سی دنیاوی خوشی کی خاطر اس ہمیشہ کے آرام کو کھو دیتے ہیں جب ہم ان دونوں باتوں کا مقابلہ کرتے ہیں کہ ادھر نجات کا فکر اور ادھر مصیبت۔ تنگی۔ بیماری اور لاپروائی تو بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے۔ خدا تو بار بار فرماتا ہے کہ نجات مفت میں لو کون لینے کو تیار ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ دنیا کے منجی پر ایمان لاؤ۔

دنیا میں ایک بات کا بڑا افسوس ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز ترکہ یا ورثہ میں ملنے والی ہو۔ اور وہ اُسے اپنی غفلت سے کھو بیٹھے تو اسے اس قدر افسوس ہوتا ہے کہ تمام عمر پچھتاتا رہتا ہے۔ اسی طرح سے وقت پر علم نہ حاصل کرنے کا بھی افسوس ہوتا ہے۔ ہزاروں برس اگر کوئی روئے مگر اس گزرے ہوئے وقت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ پس اسی طرح جو جہنم کو جان بوجھ کر جاوے اسے کس قدر افسوس ہوگا۔ ہزارہا برس روتا رہیگا۔ عذاب اور عقوبت کی زندگی بسر کریگا۔ ہم نے جہنم کی ایک تصویر دیکھی کہ ایک جھیل ہے۔ اس میں ایک کشتی ہے۔ جس پر دو آدمی سوار ہیں جو ایک دوسرے کو جہنم کی حالت دکھلا کر کہتا ہے کہ یہ دیکھو نا اُمیدی کی صورت صرف ایک لفظ پر تمام عاقبت کی حالت موقوف ہے۔ آپ اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔ آپ تو یوں کہتے ہیں کہ کیا نجات اس قدر آسانی سے مل سکتی ہے؟ ہاں جہاز یا ریل طیار ہے۔ آپ کو صرف اس میں بیٹھنا ہے۔ وہ خود دنیاوی سفر طے کر کے آپ کو خداوند کے وطن اور آرام کے اسٹیشن پر اتار دے گی۔ یہ ہی نجات ہے۔ صرف ایمان شرط ہے۔ فقط (باقی دارد)

لندن کی خبر ہے۔ ماسٹر آف ایلی بنک نے لارڈ کا اعزاز پایا وہ لبرل پارٹی کے وہپ ہے۔ منتظم



شعر و سخن

وادیٔ خموشی

Valley of Silence By G. Milton.

اگر کر وادیٔ خاموش میں چلا آیا۔
غضب کی چھائی ہے تاریکی گو قبر عزلت میں
نہاں نظر سے ہیں گو یا ہی چاریں کلیں سب
اٹھا دہ پردۂ ہستی کہ وہم تھا سارا۔
وہ شور شغب کی سب داستانیں فرد ہوئیں
ہوئے سب حوصلے کچھ ایسے پست مادی میں
اتر کے آیا ہوں جب سے میں ایسی وادی میں
عجیب طرح کے جلوے ہیں میری نظروں میں
تم آدگور پہ میری تو دیکھ لوگے خود۔
بہار آئے اگر پھر کے صحن گلشن میں
وہ غنچے سوسن و شبو کے جب کہ کھلتا ہیں۔
تو لا کے قبر پہ کچھ میری پھول رکھ دینا
پھر آئیں گو کہ جہاں میں ہو غرض جمع سدا
مجھے کمال کی چاہت تھی گو کہ دنیا میں
وا ماندہ ہو کے گیا ایسے ہی رہ گیا آخر
صدائے نغمہ طیوراں نہ پھر سنونگا میں
نہ اُس میں پھر قدم میرے آئیں گے
میں خوش ہوں گزشتہ عزت مجھے ملا سیا

جہاں صدائے طیوراں بشکل افغاں ہے
نہ واں پہ مہر کی کرنیں نہ ماہ تاباں ہے
خیال یار نگر واں ہیں نقطۂ جاں ہے
حقیقت اُنکی فنا تھی بقا میں تھا انجام
وہ غیظ و غضب کا نقشہ مثال حرف قلم
زباں پہ بھولکر آتا نہیں اب انکا نام
خبر نہیں ہے مجھے اپنی بھی کہاں ہوں میں
وہ عالم اور ہی ہے ہمہ دو جہاں ہوں میں
وہ گوشہ وادیٔ خاموش کا جہاں ہوں مقیم
اداس سے پھول کھلیں کہ وہ جنکا موسم تھا
نظارہ جنکا مری چشم تر میں ہر دم تھا
کہ میں بھی ایک دن شیدا و محو عالم تھا
ہزار حیف ملا دل کا مدعا نہ کبھی۔
مگر زوال کی گردش سے پا پھرا نہ کبھی
کہ خاک پہ سے یہ سر بھی مرا اُٹھا نہ کبھی
یہ بن یار سے یہ گوشہ آشنا میرے
کہ جسجا پھرتے ہیں سب یار اقربا میرے
کہ جس پہ عاشق جاں کو نثار کرتے ہیں۔

میں اس جگہ ہوں جہاں میرے ہم سفر اکر۔
حشر کا لیٹے ہوئے انتظار کرتے ہیں۔

راقم

(ثاقب لودیانوی)

انتخاب الاخبار

پیٹنٹ ادویات

آجکل پیٹنٹ ادویات اس قدر ہر دلعزیز ہو رہی ہیں کہ تخمینہ کرنے سے پایا گیا ہے کہ پچیس لاکھ پونڈ سالانہ ان ادویات کے متعلق صرف ہوتے ہیں حال ہی میں ڈاکٹر الفرڈ کاکس صاحب نے جو برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے سکرٹری ہیں ہوس آف کامنس کی پیٹنٹ کمیٹی کے روبرو بیان کیا کہ برطانیہ میں پچیس لاکھ پونڈ سالانہ پیٹنٹ ادویات میں صرف ہوتے ہیں۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر یہ رقم پیٹنٹ ادویات کی خریداری میں صرف نہ کیجاتی تو ہسپتالوں میں چالیس ہزار مریض رکھے جا سکتے تھے۔ اور اُن کا معالجہ ہو سکتا تھا۔ ایک واقف کار نے پال مال گزٹ کے ایک نمائندہ سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ دس لاکھ پونڈ سے زائد قیمتی ادویات امریکہ اور جرمنی سے آتی ہیں۔ انگلستان میں پیٹنٹ ادویات فروخت کرنے والے چالیس ہزار لائسنسدار ہیں۔ صرف ایک کارخانہ ایک سو پندرہ قسم کی ادویات تیار کرتا ہے۔ اور ان کے اشتہار سے یہ پایا جاتا ہے اور دنیا میں ہر ایک مرض کے لئے اُن کی تیار کردہ ادویات مجرب ہیں۔ ان ادویات پر خریداروں کا اعتقاد بھی بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ بعض ادویات ضرور مجرب ہیں۔ لیکن بعض ادویات ایسی ہیں کہ جنکو مجرب ثابت کرنے میں اشتہارات میں بہت کچھ مبالغہ کو دخل دیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر الفریڈ کاکس صاحب فرماتے ہیں کہ یہ پبلک کو صریح دھوکا دینا ہے۔ (ہندوستانی)

ایک عجیب و غریب ایجاد

ایک ایسی ایجاد پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ جس سے کہ ریلوے کے حادثے تقریباً ناممکن ہو جاوینگے۔ ایک سال گزرا ریلوفون کی تصویری ظاہر کی گئی تھی جس سے چلتی ریل گاڑیوں میں خبر رسانی کا سلسلہ ممکن بنایا گیا تھا۔ اس وقت مسٹر ورن گرام نے بہت کوشش جاری رکھی ہے اس نے یونیورسٹی برمنگھم کے پروفیسر کپ کیساتھ ملکر ایک ایسا حرکت والا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے کہ وہ خفیف سی حرکت جو گاڑی میں پیدا ہوتی ہے ایک بڑی لہر میں تبدیل ہو کر گھنٹوں اور دیگر متحرک آلوں کا کام دے سکتی ہے یا گاڑی بریکوں میں لگائی جا کر خبر دینے والے کی مرضی کے مطابق کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ایک سگنیلر دس یا بیس میل کے فاصلہ پر بیٹھا ہوا ایک بٹن دبانے سے ٹرین کو کھڑا کر سکتا ہے۔ ریلوفون کی ایک انوکھی خوبی یہ ہے کہ جن ٹرینوں

میں اڑا دیا جاویگا اگر سگنیلر کی غلطی سے وہ کھلا رہے تو خطروں کی خبر اوپر اُدھر کے سٹیشنوں کو پہونچ جاتی ہے۔ وہ قبل از وقت ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ ماہران ریلوے جلد از مائش کرنیوالے ہیں۔ (رہبر)

ایک چالاک ٹھگ کے کارنامے

۱۹۱۰ء میں کمپنی لکھنؤ کی دوکان میں ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میں جے پور میں لفٹنٹ کرنل ہوں آجکل میرا کیمپ دہلی میں ہے۔ مجھے فلاں مال اور ہار دیدو۔ دہلی میں جاکر اُس کا روپیہ بھیجدونگا۔ یہ شخص مال لیکر چلتا بنا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دہوکہ باز ہے ۱۹۱۱ء میں اُسے خفیہ پولیس نے چلتی ٹرین میں سندیلہ سٹیشن پر گرفتار کیا جہاں اُس کا باپ سرکاری ملازم رہ چکا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے پانچسو روپیہ کی ضمانت دیکر اُسے چھڑا لیا۔ یہ شخص اُن کو دہوکہ دے کر بھاگ گیا۔ اور اُن کی ضمانت ضبط ہوگئی۔ اس کے بعد شملہ و الہ آباد میں گشت لگاتا رہا۔ حال ہی اُسے خفیہ پولیس نے پانڈیچیری میں گرفتار کیا۔ اور لکھنؤ بھیجدیا۔ جہاں اس پر دو ہوکہ دہی کا مقدمہ قائم کیا گیا۔ اس کا نام منظور المحمود ہے۔ اور ایک آبکاری انسپکٹر کا لڑکا ہے۔ بہت سے خطوط عدالت میں پیش کئے گئے جن میں اُس نے اپنے آپ کو لفٹنٹ کرنل جے پور لکھا تھا۔ بعد ثبوت اُسے دو برس کی سزا دیگئی (راجپوت گزٹ)

ایک سنسنی خیز قتل

کانپور کے سشن جج نے چار شاگردوں میں سے موضع دولت پور کے ایک معزز شخص گوندن کو قتل کرنے کے جرم میں تین کو پھانسی کی اور ایک کو عمر قید کالا پانی کی سزا دی ہے۔ قتل کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ مقتول نے چاروں قاتلوں میں سے دو کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ اس مطلب کا دائر کیا تھا کہ اُنہوں نے مقتول کو ایک قطعہ اراضی سے بیدخل کرایا تھا۔ قاتلوں نے اسی بات پر اُسے قتل کر دیا جن پر عدالت میں جرم

ثابت ہوگیا۔ (راجپوت گزٹ)

شبہ میں معہ دس ہزار کے مال کے گرفتار

سورت میں ایک سوداگر کے مکان سے دو سال ہوئے دو لاکھ کی نقدی اور مال چوری ہوگیا تھا۔ حال ہی میں ایک شیخ امیر گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے قبضہ سے دس ہزار روپے کا مال نکلا۔ یہ مال سورت کے سوداگروں کے مال کا حصہ بتایا جاتا ہے۔ ملزم جس کی اصل سکونت معلوم نہیں وہ پولیس کی گرفت سے بچنے کے لئے جا بجا چھپتا پھرتا رہا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ وہ بمعہ ایک عورت کے کلکتہ آکر ایک کرایہ کے مکان میں آکر مقیم ہوا اور بہت فضول خرچی کی زندگی بسر کرنے لگا اُس پر اس کے متعلق لوگوں کو شبہ ہوا۔ پولیس میں اطلاع کی گئی۔ جس نے اُس کی خانہ تلاشی لی تو دس ہزار روپے کا مال نکلا۔ پولیس کو شبہ ہو کہ مال سورت کے سوداگروں کا ہے۔ اسلئے اُس نے سورت کی پولیس سے بذریعہ تار حال دریافت کیا ہی (ا۔ ا)

کیا دیسی عیسائیوں کو خطاب نہیں ملتا

اخبار دی کرسچن سپیکٹیٹر لکھتا ہے کہ تمام ملک میں عیسا ایک بھی عیسائی نہیں ملتا کہ ہماری نرم دل اور ترقی یافتہ قوم کی خدمت و قابلیت ہر سال کیوں دیدہ و دانستہ فراموش کی جاتی ہے؟ وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ عیسائی ہیں اور ہندو مسلمانوں کی مانند وقتاً فوقتاً کانفرنس اور اجلاس منعقد کر کے جد و جہد نہیں کرتے۔ نیز ان کا ایسا کوئی دوست نہیں ہے۔ جو صدر حکام میں اس کی بابت استفسار کرے یا لائق اشخاص کے لئے خطاب کی سفارش کرتا رہے۔ یہ نقصان زیادہ تر عیسائی جماعت کا ایک ذمہ دار باقاعدہ لیگ کے نہ ہونے سے اُٹھانا پڑتا ہے۔ لہذا آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن کے نام سے ایک انجمن قایم کرنی چاہئے۔ تاکہ لائق دیسی عیسائیوں کا پتہ لگا کر سرکار کی توجہ ادہر منعطف کرائے۔

(رہبر اخبار)

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴،ر+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی
رومن اردو	"	۲ پائی
گورمکھی	"	۲ پائی
بچوں کی پرورش	"	۱ر
تواریخ بائبل	"	عہر
حیاتِ مسیح	"	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	"	۸ر
سبد غزلیں اردو	"	ار
گورمکھی	"	ار

۱-اسلام میں مسیح ار	۴-وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲-ینابیع القرآن ۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی ار
۳-بائبل یا قرآن ار	۶-تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷-سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-راماپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲-تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر+

۳-دولت لازوال اردو ۳ر-۵ر-۸ر+

رومن اردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اردو ۳ر-۵ر-۸ر+

رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ار+

۷-شادی کی بابت خیالات ار+

۸-سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی +

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۸ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی-یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو-قیمت فی جلد عہر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے-اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-توفی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا